توجہ ہے۔ ''اللہ اسلام کو مسلمانوں سے بچائے'' یہ مسلمانانِ عالم پر بڑا دلچسپ تبصرہ ہے۔ ہم ایسی قوم ثابت ہوئے ہیں کہ جس نے اس اسلام کو مغلوب کر دیا جسے اللہ نے باطل پر غالب کر کے ہمارے سپرد کیا تھا۔

## صدر اور سود

صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان نے علما سے استدعا کی ہے کہ ہاؤس بلڈنگ کارپوریشن کے سودی قرض کے جواز کے لیے کوئی گنجائش پیدا کریں تا کہ غریب عوام اپنے گھر بنا سکیں۔ ہم یہ بیان پڑھ کر پہلے روئے اور پھر ہنسے کہ مسلمان ملک کے مسلمان صدر نے کیا کہہ دیا۔ روئے اس لئے کہ صدر کے جی میں غربا کی محبت کیا اٹھی کہ جس کا تقاضا سود کی حلت بنا اور ہنسے اس لئے کہ علما کے پاس اللہ کے حرام کردہ سود کو حلال کر دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

اس وضاحت کے بعد ہم یہ کہیں گے کہ پاکستان کو غریب ملک کہنا ہی سرے سے غلط ہے۔ یہ غریب نہیں تھا اسے غریب کیا گیا ہے۔ رہا یہ کہ یہ جرم کس نے کیا ہے تو اس کا بیان طویل ہے اور ہر بندے کی زبان پر ہے ہم اس فردِ جرم کو مختصر کرتے ہوئے یوں عرض کرتے ہیں کہ اس کا ارتکاب سیاستدانوں، سرکاری اہلکاروں، صنعت کاروں، تاجروں اور بنکوں نے کیا ہے۔

صدر مملکت بڑے بھولپن کا شکار ہیں اور غریبوں کے نام پر سود کی حلت چاہتے ہیں۔ شاید ان پر یہ حقیقت عیاں نہیں کہ اللہ سود کو مٹاتا ہے۔ جسے اللہ مٹاتا ہے اس کی مدد سے غریبوں کے گھر تعمیر نہیں ہو سکتے۔ ایسے گھروں کو اللہ گرا دے گا اور غریب پھر چھت کے بغیر ہی رہیں گے۔ سود، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ ہے اور یہ جنگ کوئی امیر نہ غریب جیت سکتا ہے ہماری حکومتوں اور ہمارے تاجروں اور صنعت کاروں نے سود کی جتنی ممکنہ صورتیں ممکن تھیں ملکی یا بین الاقوامی ان کے مہاجنی اداروں سے سودی قرضے لئے مگر انجام صدر کے سامنے ہے کہ ہماری معیشت کا دیوالیہ نکل گیا اور ہم غربت کے قعرِ مذلّت میں گر چکے ہیں جہاں سے نکلنے کی ہر تدبیر ناکام، اور نہنگ فقر اپنے سخت گیر جبڑوں میں ہمیں جکڑے روز بروز گہرائی میں لئے جا رہا ہے۔ سودی قرضے لے کر ہم نے جو کچھ بنایا وہ ہمارے لئے وبالِ جان بن گیا اور ہماری معیشت کو چاٹ گیا جبھی تو ہم ان سے جان چھڑانے کیلئے نجکاری کا حیلہ برت رہے ہیں۔ آخری وار پی۔ آئی۔ اے اور واپڈا پر کیا جانے والا ہے۔ ملکی اور غیر ملکی مہاجن اور مہاجنی ادارے ہمارے ان قومی اثاثہ جات پر دندانِ آز تیز کر

رہے ہیں۔اس کے بعد تو ہمارے پاس بیچنے کو بھی کچھ نہیں رہے گا کیا صدرِ مملکت سود کی مضرت پر ان زمینی شہادتوں کو بھی نہیں دیکھ رہے؟

اب رہا غریبوں کو گھر بنانے کیلئے امداد کا مسئلہ تو ٹیکس چوروں سے ٹیکس وصول کریں۔ ٹائی کونز پر ہاتھ ڈالیں۔ اگر ایک ڈاکٹر عاصم حسین سے ہی لوٹا ہوا مال واپس لے لیں تو کم از کم ایک ہزار غربا کے لیے آشیانے بن سکتے ہیں۔ کمرشل بنکوں کو قرضے معاف کرنے کا حق حاصل ہے۔ مگر یہ قرضے سیاستدانوں اور صنعت کاروں کو مع سود معاف کئے جاتے ہیں۔ اگر یہ بنک غربا کو بلا سود قرضے دیں تو کیا قیامت آ جائے گی۔ میں کہتا ہوں کہ صرف دو، دو، چار چار کنال کے گھروں، پانچ پانچ ایکڑز کے فارم ہاؤسز پر ٹیکس لگا دیں تو لاکھوں غربا کو بلا سود قرض دیئے جا سکتے ہیں۔ مگر اصل فتنہ اور ہے کہ ایک بار کسی طرح سود کا جواز حاصل کر لیا جائے تو پھر باقی کام اجتہاد کا داعی سیکولر طبقہ خود کر لے گا۔ سپریم کورٹ آف پاکستان سود کی حتمی حرمت کا فیصلہ دے چکی ہے۔ صدرِ مملکت اگر کوئی خدمتِ اسلام نہیں کر سکتے تو کم از کم اس سود کی وکالت نہ کریں جس کا کھانا، ماں سے زنا کرنے کے برابر ہے۔ ہم یہ چاہیں گے کہ صدر اپنا یہ بیان واپس لیں کیونکہ لاریب مداخلت فی الدین ہے۔

## میڈیا کے ارباب حل وعقد کی خدمت میں

ہم خود بھی میڈیا کی ایک چھوٹی سی اکائی ہیں مگر ہم ہمیشہ آگ کو بجھانے کی کوشش کرتے ہیں بھڑکانے کو حرام جانتے ہیں۔ جبکہ اخبارات کے بعض کالم نگار عمداً جلتی پر تیل ڈالنے کی پالیسی پر گامزن ہیں۔ آگ کی ایک چنگاری انہیں چاہیے بس پھر الاؤ بھڑکا دینے میں ان کو ید طولیٰ حاصل ہے۔ آٹھ آٹھ اور دس دس گھنٹے کی کوریج کرنا، تقریباً سبھی میڈیا چینلز کا محبوب مشغلہ ہے۔ بلدیاتی انتخابات میں میڈیا والوں نے قیامت کا سماں باندھے رکھا اور پورے ملک میں ایک ہیجانی کیفیت پیدا کئے رکھی۔ یہ کوئی خبر نہ تھی جسے اچھالا جاتا کہ سٹیمپ پیڈ خشک تھا اور اس میں پانی ڈالا جا رہا ہے۔ بھلے لوگوں نے یہ بھی نہ سوچا کہ سٹیشنری کی خریداری کئی ماہ پہلے کی جاتی ہے اور پیڈ خشک ہو جانا ایک معمولی چیز ہے۔ یہ ہر دفتر میں خشک ہو جاتے ہیں اور اس میں پانی ڈالنے سے اس کی خشکی دُور ہو جاتی ہے اور کام دینے لگ جاتا ہے۔ بات کا بتنگڑ بنانا اینکر پرسنز پر ختم ہے۔ دانشوری بجا مگر لگائی بجھائی تو فتنہ گری ہے۔ دانشوری میں گہرائی ہوتی ہے۔ گہرائی نہ ہو تو تھڑے